40696-کیا ڈکار کے ساتھ نرخرہ تک سائل مادے کا آنا روزہ توڑ دیتا ہے

سوال

مجھے تبخیر معدہ کی شکایت ہے.جس کی بنا پر نرخرے کے منہ تک کھٹے ڈکار کے ساتھ سائل مادہ بھی آتا ہے توکیا یہ روزہ کو باطل کرنے والی اشیاء میں شمار ہونگے ؟

پسندیدہ جواب

انسان کے اختیار کے بغیر معدہ سے پانی کا واپس پلٹنا اور بعض اوقات انسان اس کی کھٹاس یا نرخرہ میں اس کی کڑواہٹ بھی محسوس کرتا ہے لیکن یہ منہ کی طرف نہیں نکلتا تو اس حالت میں روزہ توڑنے والی اشیاء میں شمار نہیں ہوگا اس لیے کہ منہ کی جانب نہیں نکلا.

لیکن اگر منہ میں آجائے تو اس کا حکم قلس یا قیئ کا حکم ہے.

قلس قيئ کو کہتے ہیں اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ کم مقدار میں قیئ کو القلس کہا جاتا ہے جو پیٹ سے نکلے لیکن منہ نہ بھرے، اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ : جو معدہ بھر جانے کے بعد فم معدہ سے باہر نکلے.

دیکھیں : المجموع للنووي (4/4)

اس کا حکم یہ ہے کہ جب اسے باہر نکالنا ممکن ہو لیکن اسے پیٹ میں واپس لے جائے تو روزہ ٹوٹ جائے گا، اور اگر باہر نکالنا ممکن نہیں تھا تو پھر نگل گیا تو یہ روزہ پر اثر انداز نہیں ہوگی، مزید تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (12659) کا جواب دیکھیں.

قلس کے متعلق کتاب "الشرح الصغیر" میں کہا گیا ہے کہ :

لھذا اگر اس کا پھینکنا ممکن نہ ہو- وہ حلق سے تجاوز نہ کرے— تو اس پر کچھ لازم نہیں آتا. اھ

دیکھیں : الشرح الصغیر (700/1)

حافظ ابن حزم رحمہ اللہ تعالی نے اپنی کتاب "المحلی" میں کہا ہے کہ :

حلق سے نکلنے والی قلس (یعنی کم مقدار میں قیئ) سے اس وقت تک روزہ نہیں ٹوٹتا جب تک منہ میں آنے کے بعد اسے منہ سے باہر پھینکنے کی قدرت رکھنے کے بعد اسے عمدا نگلا نہ جائے. اھ

دیکھیں : المحلی لابن حزم (335/4)

پھر ایک دوسري جگہ پر کہتے ہیں :

قلس اور دانتوں سے نکلنے والے خون جو حلق تک نہ جائے اس میں ہمارے علم کے مطابق کوئی اختلاف نہیں کہ ان سے روزہ باطل ہوجاتا ہے، اور اگر اس میں کوئی اختلاف ہو بھی تو اس کی طرف التفات نہیں کیا جائے گا کیونکہ نص سے اس کے ساتھ روزہ باطل نہیں ہوتا. اھ

دیکھیں : المحلی لابن حزم (348/4)

اور موطا کی شرح "المنتقی" میں ہے کہ :

امام مالک رحمہ اللہ تعالی سے ان کا قول مروي ہے کہ : جس نے تھوڑي قیئ اپنے منہ تک کی اور پھر اسے واپس لوٹا لیا تو اس پر رمضان کے روزے کی قضاء نہیں .

ابن القاسم رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں : امام مالک رحمہ اللہ تعالی نے رجوع کرلیا اور کہا : ان ایسی جگہ پر آجائے جہاں سے وہ اگل سکتا ہو اور پھر اس نے واپس لوٹا دیا تو اس پر قضاء ہوگی .

شیخ ابوالقاسم رحمہ اللہ تعالی کہتے : اگر اس نے زبان پر آجانے کے بعد نگل لی تو اس پر قضاء ہوگی ، اور اگر اس سے قبل نگلتا ہے تو اس پر کچھ نہیں ہوگا . اھ

دیکھیں : المنتقی شرح الموطا (65/2)

اور الانصاف کے مصنف کہتے ہیں :

اگر قیئ یا قلس اس کے منہ تک آگئی اور اس نے نگل لی تو اس کا روزہ ٹوٹ جائے گا ، (امام احمد رحمہ اللہ نے) اسے نصا بیان کیا ہے اگرچہ کم مقدار میں ہی کیوں نہ ہو کیونکہ اس سے بچنا ممکن تھا . اھ

اور حاشیۃ العدوي میں ہے کہ :

قیئ کا حکم ذکر کرنے کے بعد کہتے ہیں : "اور قلس بھی قیئ کی طرح ہی ہے جو معدہ بھر جانے کے بعد فم معدہ سے نکلتی ہے . اھ

دیکھیں : حاشیۃ العدوي (448/1)

واللہ اعلم .